

کوویڈ-19 سے نمٹنے کے لیے ہنگامی اختیارات کا استعمال اور بحران پر رد عمل: انسانی حقوق کو درپیش خطرات

سول سوسائٹی کے اداروں کے لیے رہنما دستاویز

1 تعارف

1.1. دنیا بھر کی حکومتیں کوویڈ 19 وباء کے رد عمل میں ہنگامی بنیادوں پر قوانین اور پالیسیوں کا اطلاق کر رہی ہیں۔ حکومتوں کے یہ اقدامات تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور خاص قانونی و سیاسی پس منظر کی وجہ سے انتہائی غیر معمولی اثرات مرتب کر رہے ہیں۔

1.2. ان اقدامات کی رفتار اور فوری ضرورت اور کوویڈ 19 پر رد عمل کی انتہائی نوعیت کی وجہ سے سول سوسائٹی کی تنظیموں کے منظم ہونے، اور اس صورتحال پر اپنے رد عمل کا مظاہرہ کرنے کی استعداد شدید متاثر ہو رہی ہے: ان اقدامات کی مناسب جانچ پڑتال اور نگرانی کو یقینی بنانے کی، اور یہ جاننے کی استعداد بھی کہ ان اقدامات نے انتہائی پسماندہ اور در ماندہ طبقوں، نیز سی ایس او پر کس قسم کے اثرات مرتب کیے ہیں اور ان اثرات کو کم کیسے کیا جاسکتا ہے۔

1.3. دنیا بھر میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ عورتیں، بچے، اقلیتی گروہ، تارکین وطن مزدور، زیر حراست افراد، مہاجرین، اور سماجی و معاشی لحاظ سے پسماندہ طبقے (خاص طور پر بے گھر لوگ) ان اقدامات سے دیگر لوگوں کی نسبت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں، اور بعض واقعات میں تو انہیں خاص طور پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، شہری و جمہوری فضا گھٹی رہی ہے کیونکہ سماجی فاصلے، ملک گیر لاک ڈاؤن اور اظہار کی آزادی پر پابندیوں نے سول سوسائٹی کی تنظیموں کے کام کی استعداد کو محدود کر دیا ہے، اور بعض واقعات میں، سیاسی مخالفت کو محدود یا مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔

1.4. کوویڈ 19 پر حکومتوں کے حالیہ رد عمل کا ہم نے اور ہماری ساتھی تنظیموں نے جو تجزیہ کیا ہے، نیز انسداد دہشت گردی سے متعلقہ قانون و پالیسی کے تناظر میں ہنگامی و غیر معمولی اختیارات پر رائٹس اینڈ انٹرنیشنل سیکورٹی کے مشاہدے اور رد عمل کے 40 سالہ تجربے، نے اس رہنما دستاویز کے مندرجات کو بنیاد فراہم کرنے کا کام کیا ہے۔

1.5. یہ رہنما دستاویز، جو ہم نے اپنے سول سوسائٹی کے ساتھیوں کے لیے مرتب کی ہے، کا مقصد سول سوسائٹی کی تنظیموں کو مختصر راستہ فراہم کرنا ہے جس پر چل کر وہ:

- وہ ان ہنگامی اقدامات کی اقسام کی جانچ پڑھ کر سکیں گے جو اٹھائے جا رہے ہیں یا اٹھائے جاسکتے ہیں؛
- اقدامات کی منظوری سے قبل اور بعد میں، ان کی چھان بین کر سکتے ہیں؛
- دیگر لوگوں کی نسبت زیادہ متاثر ہونے والے طبقوں کی نشاندہی، امداد اور حمایت کے لیے کیے جانے والے اقدامات سمیت دیگر اقدامات کی نوعیت کا جائزہ لے سکیں اور ان پر اپنا رد عمل دے سکیں گے

1.6. رہنما دستاویز کے ہر حصے میں سوالات اور پھر اس کے بعد وضاحتوں کا ایک سلسلہ دیا گیا ہے۔ ان کا مقصد انسانی حقوق کے ایسے مختلف معاملات کی فوری نشاندہی کرنا ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے بھی ہیں اور حالیہ ہنگامی اقدامات سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ان میں دیگر کے علاوہ شہری و سیاسی حقوق (آزادی، اظہار کی آزادی، اجتماع، انجمن سازی اور خلوت کی آزادی)، معاشی و سماجی حقوق (صحت کے حق تک غیر امتیازی رسائی) اور محنت کشوں کے حقوق شامل ہیں۔

1.7. رہنما دستاویز کے اختتام پر، ہم نے مختلف ممالک اور خطوں میں سرگرم عمل سول سوسائٹی کی تنظیموں کے لیے بعض ایڈووکیسی اہداف تجویز کیے ہیں، اور تنظیموں و افراد سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے ممالک/خطوں میں اٹھائے جانے والے اقدامات اور ان کے اثرات سے ہمیں آگاہ رکھیں۔ اس سے ہمیں مختلف ممالک کے موضوعات اور رجحانات کو جاننے میں مدد ملے گی۔

1.8. جو نہی ہمارے سامنے ایک مکمل تصویر آ جاتی ہے، ہم اپنے سول سوسائٹی کے ساتھیوں، اور متعلقہ حکومتوں اور عالمی عناصر کو موضوعات اور رجحانات پر اپنے نتائج، نیز سفارشات سے آگاہ کریں گے۔ اگرچہ سیکورٹی کے اصولوں پر مبنی ان اقدامات پر نظر رکھنے کے لیے، ہمارے لیے جو چیز آئینے کا کام کر رہی ہے وہ صحت عامہ کا حالیہ بحران ہے، مگر اس مفصل جائزے کی اہمیت اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے کیونکہ کوویڈ 19 پر سامنے آنے والے ردعمل سے لگتا ہے کہ حکومتیں مختلف نوعیت کے بحرانوں/ہنگامی حالات/خطرات سے سیکورٹی کے اصولوں پر مبنی اقدامات سے نبٹ رہی ہیں اور وہ یہ سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔¹

1.9. اس رہنما دستاویز کو سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے

1. تعارف
2. سیاق و سباق: ہنگامی اختیارات اور قومی سلامتی سے متعلقہ خطرات
3. پرخطر پہلو
4. ہنگامی ردعمل سے جنم لینے والے خطرات
5. انسانی حقوق کو درپیش بنیادی خطرات
6. اقدامات کا امتیازی اطلاق یا اثر
7. سیاق و سباق کے حامل اقدامات کی اہمیت

2. سیاق و سباق: ہنگامی اختیارات اور قومی سلامتی سے متعلق خطرات

2.1. ہنگامی حالات اکثر ناقابل دکھائی اور ناقابل توقع ہوتے ہیں جن پر قابو پانے کے لیے فوری کارروائی کی ضرورت ہوتی ہے۔^{1,2} ہنگامی اختیارات¹ کا تصور ملکی قانونی نظام اور عالمی قانون کا حصہ ہے۔ یہ تصور اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ ایسے قوانین بنائے جاسکتے ہیں جو ہنگامی حالات کے دوران بعض حقوق و آزادیوں کو محدود کرتے ہیں تاکہ حکومت ہنگامی حالت پر فوری ردعمل ظاہر کر سکے۔

¹ اس طرح کا سیکورٹی کے اصولوں پر مبنی اس طرح کا ردعمل جس کا مظاہرہ متعدد بحرانوں پر کیا گیا، اس سے قبل منشیات اور گینگ سے متعلقہ جرم پر بھی سامنے آ چکا ہے اور مہاجرین کے بحران پر بھی اس کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسے معاملات میں محض شدت پیدا ہو گی، اور بلاشبہ سیکورٹی کے اصولوں پر مبنی ردعمل کا اطلاق دیگر حالات میں بھی کیا جائے گا بشمول ماحولیاتی بحران پر، کیونکہ ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات نمودار ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس لیے اس ردعمل کا مفصل جائزہ سیکورٹی کے اصولوں پر مبنی اقدامات جو نمودار ہوتے رہیں گے، سے نپٹنے کے لیے ضروری ہے۔ ضروری نکتہ یہ ہے کہ، اگرچہ فوری 'خطرے' کے ردعمل میں، سیکورٹی کے اصولوں پر مبنی اقدامات موزوں معلوم ہوتے ہیں، مگر سماج کی ان حالتوں (خواہ وہ معاشی ہوں، سیاسی ہوں یا دیگر) کو مدنظر نہیں رکھا جاتا جو ان ہنگامی حالات/بحران کا سبب بنتی ہیں اور/یا حکومت کی مؤثر ردعمل کی استعداد کو متاثر کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ، ہنگامی اقدامات اکثر حالات کو مزید گھنمبیر اور سنگین بنا دیتے ہیں جو بحران کا سبب بنتے یا بحران کو جنم دیتے ہیں۔

² ملاحظہ کریں A/HRC/37/52 Fionnuala Ni Aolain "دہشت گردی کے مقابلے کے تناظر میں، ہنگامی حالات کے دوران انسانی حقوق کو درپیش مشکلات۔ دہشت گردی کے مقابلے کے دوران انسانی حقوق کا فروغ و تحفظ۔ اقوام متحدہ کے خصوصی مندوب کی رپورٹ"، یکم مارچ 2018 (1)۔

2.2. درحقیقت، ہنگامی اختیارات اپنی نوعیت میں وضاحتی بھی ہوتے ہیں اور اطلاق بھی: یہ ایسی حالت (ہنگامی حالت) کی وضاحت کرتے ہیں جس کی موجودگی میں ہی بعض اختیارات استعمال کیے جاسکتے ہیں؛ اور اس کے ساتھ توقع شدہ رد عمل کی نوعیت کا تعین بھی کرتے ہیں، یعنی کہ ایسے خاص اختیارات کی طرف رجوع جس کے نتیجے میں بعض انسانی حقوق پر قدر غنیں لگ سکتی ہیں۔

2.3. قانونی نقطہ نظر سے، "ہنگامی اختیارات" کے تصور کے دو پہلو ہیں: اول، طریق کار اور دوئم، ان کے اجزائے ترکیبی یا مواد: جہاں تک طریق کار کا تعلق ہے، ہنگامی اختیارات اور ہنگامی قوانین، ایک آئینی یا ملکی قانونی نظام کے اندر رہتے ہوئے ہنگامی حالت کے اطلاق کے لیے یا حکومت کو ہنگامی اختیارات کی دفعات کے استعمال کی اجازت دینے کے لیے ایک خاص طریق کار کا سہارا لیتے ہیں۔³ اکثر اوقات، وہ طریق کار محدود جمہوری نگرانی، مضبوط انتظامی اختیار اور قوانین کی منظوری میں جلد بازی پر مشتمل ہوتا ہے۔ جہاں تک ان کے اجزائے ترکیبی یا مواد کا تعلق ہے، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ہنگامی قوانین کی بنیاد اس مفروضے پر مبنی ہے کہ انسانی حقوق اور آزادیاں حکومتی رد عمل کے اثر اور رفتار کی راہ میں حائل ہوتی ہیں، اور یہ کہ "عام" قوانین اس حد تک موثر نہیں ہوتے کہ وہ ہنگامی حالات کی پیدا کردہ غیر معمولی صورتحال کے دوران مخصوص اہداف حاصل کر سکیں۔ ہنگامی قوانین کی روح حکومت کے بعض دعووں کی درجہ بندی پر مبنی ہوتی ہے: کہ اس کے رد عمل کی رفتار، اور اس رد عمل کی معاونت کے لیے درکار وسائل کو باقی تمام معاملات پر ترجیح ملنی چاہیے۔⁴ لہذا، ہنگامی اختیارات کے استعمال کے نتیجے میں انسانی حقوق کی پامالیوں کا دائرہ سنگین ترین حد تک بڑھ جاتا ہے: ان اختیارات کے استعمال کے لیے بروئے کار لائے جانے والے طریق کار کے حوالے سے، اور ان کی اصل اساس کے حوالے سے بھی۔

2.4. جہاں تک ملکی نظام کا تعلق ہے، ہنگامی حالت کے اطلاق کے کئی طریق کار ہیں۔ ان میں آئینی، انتظامی اور قانون سازی کے طریقے شامل ہیں جن کا مقصد ملک کے قانونی تناظر کو مد نظر رکھتے ہوئے ہنگامی اختیارات کو "حرکت" میں لانا ہوتا ہے۔⁵ ہنگامی حالت کے نفاذ کے طریق کار کی نشاندہی کرنا، اس کے لیے درکار لازمی شرائط کو دیکھنا، اور اس طریق کار کی پاسداری کو یقینی بنانا ہنگامی اختیارات کی نگرانی اور ان کے پیدا کردہ خطرات پر نظر رکھنے کے لیے ناگزیر ہے۔

2.5. اسی طرح، انسانی حقوق کے عالمی نظام بھی بڑے واضح انداز میں تسلیم کرتے ہیں کہ بحران یا قومی ہنگامی حالت کے اوقات انسانی حقوق کے ان تمام یا بعض وعدوں سے انحراف کا تقاضا کرتے ہیں جو فریق ریاستوں نے کیے ہوتے ہیں۔⁶ اس کے علاوہ، (انسانی حقوق کا عالمی منشور بھی) فریق ریاستوں کو حد بندی کے ذریعے بعض انسانی حقوق کو جزوی یا محدود پابندیوں کی اجازت دیتے ہیں۔⁷ اگرچہ متعدد معاہدات کے انحراف اور حد بندی کے معاملات کی توضیح اور ان کے اطلاق میں کچھ حد تک اختلاف پایا جاتا ہے، مگر اب تک کے مروجہ رواجی اصولوں کی رو سے ہنگامی حالات میں انسانی حقوق سے انحراف (اور حد بندی) کی:

- اجازت صرف اس حد تک ہونی چاہیے جس حد تک انحراف کو جائز قرار دینے کے لیے درکار لازمی شرائط پوری ہوں؛⁸
- انحراف اور حد بندی کی اجازت صرف اس صورت میں ہو اگر وہ موجودہ صورتحال کے پیش نظر انتہائی ضروری ہو۔

³ انسانی حقوق کے عالمی نظام کے حوالے سے بھی اسی طرح ہی ہے۔ "ہنگامی حالت" کا اعلان ظاہر کرتا ہے کہ بیک وقت اس ریاست پر انسانی حقوق کے مختلف عالمی معاہدات میں درج ذمہ داریوں سے انحراف لاگو ہو گا، اور ریاست کے لیے ضروری ہے کہ وہ عالمی معاہدے کے متعلقہ ادارے کو اس ہنگامی حالت کے نفاذ اور موزوں انحراف کے بارے میں مطلع کرنے کے لیے ضروری کارروائی کرے۔ ملاحظہ کریں: [21] A/HRC/37/52 above at IIA,

⁴ بشمول بعض انسانی حقوق اور آزادیوں کا احترام اور معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق پر مبنی مسابقتی دعوے A/HRC/37/52 at [15].

⁵ مثال کے طور پر ملاحظہ کریں: آئی سی سی پی آر، آرٹیکل 4؛ ای سی ایچ آر، آرٹیکل 15؛ اے سی ایچ آر، آرٹیکل 27

⁶ مخصوص وجوہ اور قابل جواز اہداف کے لیے، جب بعض حالتیں موجود ہوں۔ ایسی حد بندیوں کا ناگزیر ہونا اور کم سے کم طور پر امتناعی ہونا، اور ذرائع اور بیان شدہ اہداف کے بیچ میں متوازن ہونا، اور دیگر ذمہ داریوں اور بنیادی حقوق سے ہم آہنگ ہونا ضروری ہے، اور وہ اپنے مقصد اور اطلاق کے ضمن میں غیر امتیازی بھی ہوں۔

⁷ ہنگامی اختیار/قوانین کے اطلاق کے لیے درکار ملکی شرائط کے حوالے سے بھی یہ درست ہے۔

- جائزیت، ضرورت اور موزونیت کے رواجی اصولوں کے تابع ہو۔

2.6. ہنگامی حالات اور قوانین کے متعلق خدشات کیوں پائے جاتے ہیں؟ اپنی ساخت اور مقصد کے اعتبار سے، ہنگامی اختیارات اور قوانین انسانی حقوق کی مروجہ (اور بڑی جدوجہد سے ملنے والی) حفاظتوں کے مخالف ہیں۔ اگرچہ سر پہ مسلط بحران کے تناظر میں ان بعض قدغنوں کو باجواز قرار دیا جاسکتا ہے،⁹ مگر دہشت گردی اور مسلح کشیدگی پر ہمارے رد عمل کا تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ ہنگامی اختیارات اور قوانین اپنے ساتھ سنگین خطرات بھی لاتے ہیں: انتظامی اداروں کو غیر معمولی اختیارات سے نوازا جاتا ہے جو انسانی حقوق پر پابندیوں کے حامی ہوتے ہیں؛ اور یہ اختیارات توڑنے کے ساتھ انتظامیہ میں مرتکز کیے جاتے ہیں، اکثر، شروع میں محدود جمہوری نگرانی، اور بعد میں ان کے اطلاق پر محدود نظر ثانی کے ساتھ۔

2.7. اس منطق (کہ عام اختیارات بحران جیسے حالات سے نبٹنے کے لیے ناکافی ہوتے ہیں؛ اور انسانی حقوق پالیسی کے موثر نفاذ کی راہ میں رکاوٹ کا کام کرتے ہیں) کے مسلسل تنقیدی جائزے کی ضرورت ہے۔ یہ رہنما دستاویز ہمارے سول سوسائٹی کے ساتھی اداروں کو اس منطق کو چیلنج کرنے کے قابل بناتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ، ہنگامی بندوبست کے تحت استعمال ہونے والے قوانین کی دفعات اور ان کے اطلاق پر نظر ثانی اور نگرانی کی بھی ضرورت ہے۔ ہنگامی اختیارات انتظامیہ کو بہت زیادہ اختیار تفویض کرتے ہیں جس سے دیگر اداروں کے معاملات میں مداخلت اور انسانی حقوق کی زیادتیوں کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ حکومتیں وہ اختیارات اس وقت بھی اپنے پاس رکھتی ہیں جب فوری ہنگامی حالت ختم ہو جائے، یا وہ انہیں "عام" قانونی نظاموں میں ضم کر دیتی ہیں۔ اس پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ آخر میں، جس طریقہ کار سے ہنگامی اختیارات کا اطلاق ہوتا ہے، اس سے انتہائی پسماندہ یا غیر محفوظ طبقوں کے لیے شدید مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس عمل کو آپ بنیادی آزادیوں پر غیر جانبدار، عالمگیر پابندیوں کے طور پر جائز قرار دیتے ہیں، وہی عمل تکالیف کی مخصوص اور منفرد شکل و صورت اختیار کر سکتا ہے۔ ہنگامی حالت میں انسانی حقوق پر پابندیوں کے بہانے حاصل کردہ اختیارات کا رخ سیاسی اہداف کے حصول یا سیاسی مخالفین کی طرف بھی ہو سکتا ہے جس پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

2.8. ان حالات میں سول سوسائٹی کے اداروں کو کیا کردار ادا کرنا ہوتا ہے؟

- ہمارے ساتھیوں کو ہنگامی اختیارات کے استعمال اور منکھ غلط استعمال سے نبٹنے کے لیے کلیدی اور اہم کردار ادا کرنا ہے۔ انہیں ذیل میں بیان کیے گئے اقدامات سمیت دیگر ضروری اقدامات کرنے ہوں گے:

- ہنگامی قوانین کے عوام پر پڑنے والے اثرات کو اجاگر کریں اور انہیں لوگوں کے سامنے وضاحت سے بیان کریں، خاص طور پر اگر جلد بازی کا مظاہرہ کر کے محدود تشہیر یا معمولی سی جمہوری بحث کے ساتھ قانون سازی ہوئی ہے یا کوئی اقدامات اٹھائے گئے ہیں؛
- انسانی حقوق کے میدان میں اپنے تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے، واضح کریں کہ یہ اقدامات قانون کی حکمرانی کی اہم اقدار اور انسانی حقوق کی حفاظتوں کی پامالی کیوں کرتے ہیں، اور ان پامالیوں پر آواز اٹھنا ضروری کیوں ہے؛
- انسانی حقوق کے ان اہم معاملات کا جائزہ لیں اور اپنا رد عمل ظاہر کریں جن کا ان اقدامات کے حوالے سے جائزہ لینا ضروری ہے۔ قواعد کی ضرورت، ان اقدامات کی جائز حیثیت اور موزونیت جیسے معاملات پر نظر رکھیں تاکہ ڈر اور خوف کی کیفیت میں اٹھائے گئے انتہائی غیر معمولی اقدامات کو عام حالات میں بھی رائج کرنے کی کسی بھی کوشش کا مقابلہ کیا جاسکے؛

⁹ سماجی فاصلہ اور کچھ حد تک لاک ڈاؤن، بعض حوالوں سے ایسی حد بندی ہو سکتی ہے۔

- اقدامات کی نگرانی کریں یہ یقینی بنانے کے لیے کہ مناسب وقت پر اور جب ان کی ضرورت باقی نہ رہے، انہیں ختم کر دیا جائے؛ اور
- متاثرہ کمیونٹیوں اور انتہائی پسماندہ و غیر محفوظ طبقوں کے ساتھ مل کر کام کریں تاکہ ان کے تجربات کا قلمبند کیا جاسکے اور ان کے ایما پر ان کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی جاسکے، اور اس طرح ان اقدامات کے غلط اور امتیازی اطلاق کو ختم کیا جاسکے۔

3. پر خطر پہلو

3.1. اس رہنما دستاویز کو اس طرح مرتب کرنے کے لیے کہ یہ ہمارے ساتھیوں کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو، ہم نے خطرات والے نکات کو تین بنیادی شعبوں میں تقسیم کیا ہے:

3.1.1. ہنگامی اقدامات کے اطلاق کے لیے استعمال ہونے والے طریق کار سے جنم لینے والے خطرات؛

3.1.2. ہنگامی اقدامات کے اپنے اجزائے ترکیبی سے پیدا ہونے والے خطرات

3.1.3. مخصوص غیر محفوظ برادریوں پر قوانین کے امتیازی اطلاق یا اثرات سے جنم لینے والے خطرات

4. ہنگامی اقدامات کے اطلاق کے لیے استعمال ہونے والے طریق کار سے جنم لینے والے خطرات

غیر حیران کن طور پر، ہنگامی اختیارات کے اطلاق میں عجلت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ قوانین کی منظوری یا نئے اختیارات کو متعارف کروانے کے لیے عام باضابطہ طریق کار سے روگردانی کی جاتی ہے یا پھر اسے ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے۔ جمہوری بحث کی جگہ کم یا بالکل ختم کر دی جاتی ہے۔ اگرچہ مخصوص قوانین کے مواد پر بحث اگلے حصوں میں کی جائے گی، مگر یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ طریق کار جس کے ذریعے کوئی قانون منظور ہوتا ہے، قانون کے مواد کے حوالے سے ایک اہم حفاظتی تدبیر ہوتی ہے۔ طریق کار کی بدولت یہ یقینی بنایا جاسکتا ہے کہ قانون اپنے مقاصد کے حصول کے لیے معقول، ضروری، جائز اور موثر ہو۔

متعین طریق کار سے جڑی حفاظتوں کو ہنگامی حالات کے دوران شدید نقصان پہنچتا ہے۔ اس کی ایک وجہ ڈر اور خوف اور دوسری وجہ ضرورت ہوتی ہے۔ سول سوسائٹی کے اداروں کو چاہیے کہ وہ، جمہوری نگرانی کے فقدان کے باوجود، اس فرق کی نشاندہی کے لیے اور قوانین سے منسلک مسائل کو سامنے لانے اور ان مسائل سے تحفظ کے لیے اہم کردار ادا کریں۔

4.1. مخصوص ہنگامی طرائق کار کے بارے میں تجویز شدہ سوالات

- ریاست نے کس قانونی بنیاد (آئینی، قانونی، انتظامی صوابدیدی اختیار) پر ہنگامی حالت کا اعلان کیا ہے؟
- کیا ہنگامی حالت کے نفاذ کے لیے متعین قانونی طریق کار استعمال کیا گیا ہے؟ کیا اس طریق کار کو عوام کے سامنے لایا گیا ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیوں نہیں؟
- کیا ہنگامی حالت کے نفاذ کے لیے کوئی طے شدہ طریق کار موجود ہے؟ کیا اسے بروئے کار لایا گیا ہے؟ یا نئی صورت حال کو ہنگامی حالت کا نام دیا گیا ہے مگر استعمال عام قوانین ہی کیے جا رہے ہیں؟ اگر موجودہ ہنگامی طرائق کار (خاص طور پر آئینی) کی بجائے عام قوانین استعمال کیے جا رہے ہیں تو پھر اس طرح کیوں کیا جا رہا ہے؟ کیا حکومتوں نے اس عمل کا کوئی جواز فراہم کیا ہے؟

- اگر عام اقدامات استعمال کیے جا رہے ہیں تو پھر ان کی پیدا کردہ پابندیاں قانونی ہیں؟¹⁰
- اگر ہنگامی حالت کا اعلان کیا گیا ہے تو کیا حکومت نے اس میں انسانی حقوق کی عالمی ذمہ داریوں سے انحراف کا ذکر کیا ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیوں نہیں کیا؟
- کیا نافذ شدہ قانون کی نگرانی کا کوئی پائیدار نظام ہے۔ خواہ غیر معمولی طریقہ کے ذریعے یا عام قانون سازی کے طریقہ کار کے ذریعے۔
- کیا اس قانون کے لیے مدت کا تعین کیا گیا ہے؟ کیا کوئی سن سیٹ دفعہ (sunset provision) (یعنی کہ کوئی مجوزہ قانون یا اس کی کوئی دفعہ مخصوص مدت کے لیے ہے ماسوائے اس کے کہ مدت پوری ہونے پر اسے دوبارہ منظور کیا جائے) ہے؟ کیا طے شدہ مدت کے دوران کسی وقت اس قانون پر عارضی نظر ثانی یا اس کی نگرانی کی کوئی دفعہ موجود ہے؟ کیا ایسی کوئی دفعہ موجود ہے کہ ہنگامی حالت کے خاتمے پر قانون کو ختم کر دیا جائے گا؟
- اختیارات کا استعمال کیسے ہو رہا ہے: کس کے خلاف ہو رہا ہے؟ کس مقصد کے لیے ہو رہا ہے؟ کن رہنما اصولوں کے تحت ہو رہا ہے؟ اختیارات کے حقیقی استعمال کی نگرانی کیا ہو رہی ہے اور کن وجوہ پر ان کے استعمال کو جائز قرار دیا جا رہا ہے؟

4.2. ہنگامی طرائق کار کی نگرانی کے حوالے سے وضاحت

- ہنگامی اختیارات کا راستہ اپناتے وقت ایک بڑا مسئلہ اُس وقت سامنے آتا ہے جب ریاست کے پاس ہنگامی حالت کے اطلاق کے لیے آئینی و قانونی دفعات موجود ہوتی ہیں، عام طور پر اس معاملے سے نمٹنے کے لیے قواعد و ضوابط کی سخت شرائط موجود ہوتی ہیں، مگر اُن پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا۔ اس کے بجائے، ہم دیکھ رہے ہیں کہ "فی الواقعہ" ہنگامی حالت کا رجحان بڑھ رہے ہیں۔ ایسے حالات میں بھی جہاں ہنگامی حالت کا پس منظر واضح ہوتا ہے (اور اس کے اطلاق کے لیے بڑی لفاظی سے کام لیا جاتا ہے) مگر ہنگامی حالت کے رد عمل میں انتہائی نوعیت کے ایسے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔ ایسے اقدامات جو کہ درحقیقت عام قانون سازی کے زمرے میں آتے ہیں۔¹¹

- ایسی متعدد ریاستیں ہیں جنہوں نے ہنگامی حالات کا اعلان کیا مگر ان اعلانات میں انسانی حقوق کے عالمی معاہدات کے تحت عائد خود پر عائد عالمی فرائض سے انحراف کا ذکر نہیں کیا۔¹² انحراف کے ذکر میں ناکامی کے حقیقی/قانونی جواز سے قطع نظر، انحراف کے طرائق کار میں بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ فریق ریاستوں کو انحراف کا جواز، وضاحت، اس کی ضرورت بیان کرنی ہوگی اور انہیں بتانا ہوگا کہ انحراف کن اقدامات کے حوالے سے ہے اور کتنی مدت کے لیے ہے۔ یہ طریق کار ایک موثر حفاظتی نظام فراہم کرتا ہے اور ریاست کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ کسی بھی ہنگامی بندوبست کی ضرورت و جائز حیثیت کے روایتی اصولوں پر عمل پیرا رہے۔ اس طریق کار کی علمبرداری و پاسداری انتہائی ضروری ہے۔ یہ ایک کلیدی طریق کار ہے جس کے ذریعے سول سوسائٹی کے ادارے موثر نگرانی کو یقینی بنا سکتے ہیں اور اٹھائے گئے اقدامات کی ضرورت کو یقینی بنا سکتے ہیں۔¹³

¹⁰ یہ اس وقت خاص طور پر ضروری ہے جب حقوق کی فراہمی آئین کی طرف سے ہو، اور ہنگامی حالت نافذ کرنے کے لیے آئینی ضوابط کی بجائے، ان حقوق کو محدود کرنے کے لیے عام قانون سازی کا طریقہ استعمال کیا جائے۔

¹¹ [15]. A/HRC/37/52 at [15]. مثال کے طور پر ہندوستانی آئین کی دفعہ 352 ملاحظہ کریں جو ہنگامی حالت کے اعلان اور بنیادی حقوق کے تعطل کا بندوبست فراہم کرتی ہے؛ مگر حکومت نے اس کے بجائے وبائی امراض ایکٹ 1897 اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2005 استعمال کیا ہے۔

¹² مثال کے طور پر، مخصوص حقیقی حالات نے اس سطح کی ہنگامی حالت کو جنم دیا ہے جو متعلقہ معاہدے کی انحراف سے متعلقہ دفعات کی روشنی میں، خطرے کا سبب گردانی جا سکتی ہے۔

¹³ مثال کے طور پر، اب تک، چھ ای سی ایچ آر اقوام نے وبا کے ردعمل میں آرٹیکل 15 کے تحت ہنگامی حالت کے اطلاق کا اعلان کیا ہے۔ ان میں آرمینیا، اسٹونیا، جارجیا، لٹویا، مالدووا اور رومانیہ شامل ہیں۔ (<http://theconversation.com/state-of-emergency-how-different-countries-are-invoking-extra-powers-to-stop-the-coronavirus-134495>)

- اکثر اوقات، ملکی ہنگامی طرائق کار، یا یہاں تک کہ بحران کے اوقات میں قانونی رد عمل کی محض فوری منظوری جیسے معاملات میں جمہوری نگرانی یا عام طرائق کار کی مداخلت کا شدید فقدان ہوتا ہے۔ عام طور پر ہوتا ایسے ہے کہ پارلیمانی یا عوامی بحث کے لیے بہت کم وقت ہوتا ہے، یا اقدامات پر مختلف قسم کی آراء کا سروے کرنا، یا ان کے موثر پن کو جانچنا یا چیلنج کرنا مشکل ہوتا ہے۔ لہذا، یہ یقینی بنانا ضروری ہے کہ بنیادی فریقین، 'ہنگامی رد عمل' کے سبب پیدا ہونے والے باضابطہ عمل کے فقدان کے باوجود، نگرانی کے عمل میں شریک رہیں۔ یہ کام ہنگامی رد عمل کو جمہوری جواز فراہم کرنے اور اسے موثر بنانے کے لیے ضروری ہے۔ اس قسم کی نگرانی اقدامات پر نظر ثانی اور جتنی جلدی ضرورت پڑے، بعد از صوتحال نظر ثانی کا تقاضا کر سکتی ہے۔

- ہنگامی حالات کو طول دینے، اور ہنگامی حالت کی دفعات کو مقررہ مدت کے بعد بھی جاری رکھنے کے پریشان کن رجحان کے پیش نظر، اس اصول کا احترام کرنا اور اس کی پاسداری کرنا ضروری ہے کہ یہ دفعات اپنی نوعیت کے اعتبار سے غیر معمولی حیثیت کی حامل ہوں اور محدود مدت کے لیے ہوں۔ ہنگامی قوانین میں، طے شدہ طرائق کار کے ذریعے یہ ضمانت دی جائے کہ ان اقدامات کو ختم کر دیا جائے گا۔ ایسی ضمانت سن سیٹ دفعات (sunset provisions) یا پارلیمانی یا قانونی نظر ثانی کے ذریعے دی جاسکتی ہے۔ اس طریقہ کار کے ذریعے ہم ان اختیارات کو متعلقہ ملک کے قانون کی حکمرانی کے ڈھانچے کا باقاعدہ حصہ نہ بننے سے روک سکتے ہیں یا ان دفعات کو جاری رکھنے کے جواز کا دقیق جائزہ لے سکتے ہیں۔¹⁴

- بے جا مداخلت کرنے والے اختیارات کے حجم اور دائرے سے جنم لینے والے خطرات کی طرح، یہ ڈر بھی ہوتا ہے کہ ہنگامی اختیارات اصل مقصد سے بڑے مقاصد کے استعمال کے نام پر غلط استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ خدشہ طریق کار سے متعلق ہے، مگر اقدامات کے اجزائے ترکیبی کے مسائل بھی اس سے ساتھ منسلک ہیں۔ خاص طور، جہاں اختیارات ان مقاصد کے لیے حصول کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں جو کہ صحت عامی کے بحران سے تعلق نہیں رکھتے، جن کے لیے اصل میں ان اختیارات کو جنم دیا گیا تھا۔ اکثر، وہ مقاصد غیر قانونی ہو سکتے ہیں، ان کا مطمح نظر محض سیاسی ہدف ہوتا ہے۔ اختیارات کے استعمال کی نگرانی اور باضابطگی اس امر کو یقینی بنا سکتی ہے کہ اختیارات اس مقصد تک محدود رہیں جس کے لیے وہ مانگے گئے تھے، اور انہیں جواز فراہم کیا گیا تھا، اور انہیں ناقابل دکھائی معاملات تک توسیع نہ دی جائے۔

- مسلسل نگرانی کے ذریعے، سول سوسائٹی کے ادارے اقدامات پر ضروری نظر ثانی کے عمل انتہائی شفاف اور فعال رکھ سکتے ہیں۔ اگرچہ ڈر اور خوف کی فضا حکومت کے لیے کسی بھی بحران پر مضبوط رد عمل دیتی دکھائی دینے کا موقع فراہم کرتی ہے، مگر سول سوسائٹی کے ادارے ان دفعات کو جائز قرار دینے کے لیے درکار جواز، معلومات، کوائف اور شواہد سامنے لانے کا مطالبہ کرتے ہوئے، ساری صورت حال کا مفصل تجزیہ فراہم کرنے کا فریضہ انجام دے سکتی ہیں۔

5. انسانی حقوق کو درپیش بنیادی خطرات

¹⁴ مثال کے طور پر ملاحظہ کریں: یو کے کورونا وائرس ایکٹ جس نے چھ ماہ کے اندر اقدامات پر نظر ثانی کا اختیار دیا ہے، حالانکہ "سن سیٹ" وقت دو برس ہے: <https://www.theguardian.com/commentisfree/2020/mar/19/the-guardian-view-on-the-coronavirus-bill-strengthen-the-sunset-clause>۔
اسی طرح کی دفعہ فرانسیسی قانون میں بھی ہے (دو ماہ میں نظر ثانی): <http://www.loc.gov/law/foreign-news/article/france-government-adopts-law-declaring-and-defining-a-state-of-health-emergency/>۔
اور اسی طرح کی دفعہ وفاقی و ریاستی سطح پر جرمنی کے قانون میں ہے: <https://www.wsj.com/articles/germany-readies-emergency-budget-to-shield-economy-from-coronavirus-fallout-11584894181> and https://edition.cnn.com/world/live-news/coronavirus-outbreak-03-16-20-intl-hnk/h_6dc565297dae326d424f5a2f13618aeb.

ہم نے دیکھا ہے کہ کوویڈ 19 پر رد عمل اب تک فوری اور بعض اوقات سخت رہا ہے۔ ایسا کسی حد تک ضرورت کے تحت کیا گیا ہے۔ ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ کوویڈ 19 اور مہارت انسانی زندگیوں، سماجی اجتماعات پر سخت پابندیوں اور اس مقصد کے حصول کے لیے عمل درآمد سے متعلق مماثل اختیارات کا تقاضہ کرتے ہیں۔ تاہم، خطرات اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب عوام ان اقدامات کو ضروری سمجھیں، لیکن ان اختیارات کی نوعیت ایسی ہو کہ ان کی وجہ سے ان اختیارات یا ان جیسے دیگر اختیارات، جن کا حد سے زیادہ استعمال کیا جائے، کے ناجائز استعمال کا خطرہ بڑھ جائے، یا جو ہنگامی صورتحال کے عرصہ گزر جانے کے بعد بھی نافذ العمل رہیں یا جنہیں کسی اور تناظر میں استعمال کیا جائے۔ چند اہم معاملات جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے درج ذیل ہیں۔

5.1. آزادیوں کو محدود کرنے والے انتہائی اقدامات کا باریک بینی سے جائزہ لیا جانا چاہئے، تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ان کا اطلاق صرف اس وقت تک کیا جائے جب تک ضروری ہو، اور یہ اختیارات ضرورت کے مطابق تفویض کیا جائیں۔ پابندی کی نوعیت کے لحاظ سے اہم سوالات نیچے بیان کیے گئے ہیں:

جبری حرست کا اختیار:

- یہ اختیار کس کے پاس ہے؟ اس اختیار کی بنیاد کیا ہے؟ اس اختیار کا استعمال کیسے اور کن شواہد کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے؟ کیا اسے چیلنج کیا جاسکتا ہے، اور کب؟
- ایسا اختیار ان اقوام میں کیسے کام کرتا ہے جہاں وسیع پیمانے پر کمیونٹی کی ٹیسٹنگ نہ کی گئی ہو؟ ایسے لوگ جن میں علامات نہیں ہیں؟ وہ جو صحت کے پیشہ ور ماہر نہیں ہیں؟
- اگر جبری حرست پر عمل کیا جاتا ہے تو زیر کفالت اور گھر کے دیگر افراد کا خیال کیسے رکھا جائے؟ ان بچوں والے افراد کا کیا جنہیں جبری حرست میں لیا جائے؟

نقل و حرکت کی آزادی کو محدود کرنے کا اختیار:

- ملک گیر لاک ڈاؤن سے متعلق اقدامات کی صورت میں، ان اقدامات کے نفاذ کا اختیار کس کے پاس ہے؟
- اس نفاذ پر عمل درآمد کے لیے اس اختیار کا درجہ کیا ہے؟ اس اختیار کی حدود اور اس پر پابندیاں کون سی ہیں؟

اظہار رائے کی آزادی کو محدود کرنے کا اختیار:

- جب اجتماعات پر پابندیاں ہوں تو کیا ان کا اطلاق ایک منصفانہ اور غیر امتیازی طریقہ کار کے تحت کیا گیا ہے؟ کیا ان پابندیوں کا جائزہ و باء کے حوالے سے ریاستی رد عمل کے تسلسل کی روشنی میں لیا گیا ہے؟
- کیا یہ ضوابط غلط خبروں کے پھیلاؤ، غلط معلومات یا افواہوں کے پھیلاؤ کی ممانعت کرتے ہیں؟ اس کا نفاذ کیسے کیا جاتا ہے؟ وہ کون سے معیار ہیں جو اس بات کا تعین کرتے ہوں کہ معلومات اپنے معیار پر پورا اترتی ہے یا نہیں، اور کیا ان معیارات کو عام کیا جاتا ہے؟ کیا قوانین کے نفاذ کو عام کیا جاتا ہے؟

انتہائی اختیارات کا نفاذ:

- ہنگامی اختیارات کے استعمال کے لیے کون سے قوانین استعمال کیے جاتے ہیں، کیا وہ فوجداری ہیں یا دیوانی؟ جرمانے کیا ہیں؟ کیا وہ مناسب ہیں؟ ان برادریوں کے حوالے سے جرمانوں کا اندازہ کیسے لگایا جاتا ہے جو سماجی و معاشی وجوہ کی بناء پر علیحدگی/سماجی فاصلہ برقرار رکھنے کے قابل نہ ہوں، اور نفاذ کیسے کیا جاتا ہے؟
- کیا یہ ایک سخت ذمہ داری ہوگی، یا پھر غلطی/فوجداری جرائم کے ذہنی عناصر کو ثابت کرنا لازم ہوگا، تاکہ مناسب دفاع کو یقینی بنایا جاسکے؟

○ کیا سرکاری طور پر اس بات کا تعین کرنے کے ذرائع موجود ہیں کہ آیا کیے گئے اقدامات ضروری ہیں؟ حکومت ضرورت کے دعوے کو کیسے جائز ثابت کر سکتی ہے اور کیا یہ معلومات عام ہیں کہ ان کو چیلنج کیا جاسکے؟¹⁵

5.2. آزاد یوں کو محدود کرنے والے اختیارات کی نگرانی سے متعلق وضاحت:

آزاد یوں کو محدود کرنے والے ان اختیارات کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ان کا ناجائز استعمال بہت آسان ہے، خاص طور پر اس وقت جب پولیس اور فوجی اہلکاروں کو ان کے نفاذ کا صوابدیدی اختیار دے دیا جائے اور جائزے کی وسعت اور استعداد بہت کم ہو۔ مذکورہ خدشات کا تعلق اس بات سے ہے کہ ان اختیارات کا استعمال کیسے، کن شواہد کی بناء پر کیا جا رہا ہے، اور کیا اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ تفویض کیے گئے اختیارات اتنے مناسب اور محدود ہیں جتنے ضروری ہیں۔

مسلسل جائزے اور نگرانی کی ضرورت اس وقت اور بھی شدید تر ہو جاتی ہے جب انتہائی اقدامات جاری رکھے جائیں۔ متناسبیت نہ صرف اختیارات کے استعمال (کسی فرد کے خلاف) کی سطح پر وقوع پذیر ہوتی ہے بلکہ اس سطح پر بھی کہ آیا ہنگامی صورتحال کی روشنی میں اختیارات تفویض کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ ضروری ہے کہ سول سوسائٹی میں ضرورت کہ اس موجودہ دعوے کو چیلنج کرنے کی قابلیت ہو اور تنظیموں کو اس ایڈووکیسی کا حصہ ہونا چاہئے جو ان معلومات کے حصول کا باعث بنے (جیسے کہ ٹیسٹنگ کے مناسب مراحل کے ذریعے)۔ جیسا کہ عمل درآمد اور نفاذ کے حوالے سے واضح ہے، یہ ایک اہم شعبہ ہے جہاں خلاف ورزی وقوع پذیر ہو سکتی ہے۔ صوابدیدی اختیار کے ناجائز استعمال کے حوالے سے دانستہ طور پر اور ضوابط میں موجود ناجائز استعمال یا غیر متناسبیت کے حوالے سے۔¹⁶ اختیارات استعمال کرنے والوں کا جائزہ اور ان اختیارات کے پس پردہ پالیسی مقاصد پر عمل درآمد اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم قدم ہے کہ ان اقدامات کا ناجائز استعمال نہ کیا جائے اور یہ کہ ان ضوابط پر عمل درآمد کرانے والوں کی مناسب تربیت کی جائے۔¹⁷

آخر میں، یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ ان ہنگامی انتظامات پر عمل درآمد کے حوالے سے نگرانی اور تجزیے کے کون سے پیمانے دستیاب ہیں۔ ایسے حالات میں جب نظام انصاف کی معمول کی کارروائیاں صحت عامہ کے تحفظ کی خاطر روک دی جائیں، جو اب بھی اور جائزے کے عمل میں شدید رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ حکومت کو جائزے کے متبادل ذرائع فراہم کرنے چاہئیں اور سول سوسائٹی اس کے لیے دباؤ ڈال سکتی ہیں۔

کوویڈ 19 سے متعلق تمام پیمانوں کا استعمال اور اطلاق کا احتیاط سے جائزہ لیا جائے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ان کا ناجائز استعمال (جسمانی ہراسانی کے لحاظ سے) نہ ہو یا انہیں سیاسی مخالفین کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال نہ کیا جائے یا انہیں ضرورت کے نام پر کوویڈ 19 سے غیر متعلقہ پالیسیاں اپنانے کے لیے استعمال نہ کیا جائے:

- یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ کوویڈ 19 سے متعلق سیاسی رد عمل سے پہلے اور درمیان روایتی سیاسی غلطیاں، جمہوری خطرات اور متعصبانہ اقدامات ان حکومتوں کی جانب سے دیکھنے میں آسکتے ہیں جو اس جانب مائل ہوں۔ سول سوسائٹی کا حکومتوں کی جانب سے ہونے والی نگرانی میں ایک بڑا کردار ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ان پیمانوں کو سیاسی مخالفین، سیاسی طور پر محروم گروہوں کو نشانہ بنانے یا دیگر متعصبانہ اور غیر متعلقہ اقدامات کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔

¹⁵ ایک اہم مسئلہ یہ ہوگا کہ آیا معائنہ کے قومی نظام ہائے کار اس نوعیت کے ہیں کہ وہ آزادی کو محدود کرنے والے اقدامات کی وسعت کی درست اطلاع دینے کے لیے معلومات فراہم کر سکیں اور آیا یہ اقدامات مقرر کی گئی مدت تک ضروری ہیں۔ معائنہ ہوتے رہنا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ پابندیاں کب اٹھانی چاہئیں۔ اور ان معلومات کو عام کیا جائے تاکہ ان اقدامات کی جانچ پڑتال میں مدد مل سکے۔

¹⁶ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مختلف حالات کا سامنا کرنے والے مختلف لوگوں کے خلاف عمل درآمد کے مختلف نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ کوویڈ 19 سے متعلق اقدامات کی روشنی میں خاص طور پر محروم برادریوں کو لاحق خطرے کا ذکر اگلے سیکشن میں کیا گیا ہے۔

¹⁷ مثال کے طور پر برطانیہ میں پولیس کی لاک ڈاؤن قوانین کے ساتھ موافقت! ملاحظہ کریں:

<https://www.bbc.co.uk/news/uk-52101040>.

اس قسم کی خلاف ورزیوں کی پہلے ہی کئی مثالیں موجود ہیں اور یہ ایسے ناجائز استعمال کی نشاندہی کرتی ہیں جن کی توقع کی جاسکتی ہو یا جن کی نقالی کی جاسکتی ہو:

- کوویڈ 19 سے متعلق بیاناتوں کا بے جا سیاسی اختلاف رائے کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال:
- فلپائن میں کورٹائن سے متعلق اقدامات کی خلاف ورزی پر غیر متناسب جرمانے اور کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والوں کو جانوروں کے پنجروں میں رکھنا،¹⁸ اور سنگاپور میں غیر ملکی محنت کشوں کو ملک بدر کرنا؛¹⁹
- جنوبی افریقہ²⁰ اور کینیا²¹ میں وائرس کی روک تھام کے لیے پولیس کا طاقت کا بے جا استعمال؛
- لبنان²²، الجیریا²³، انڈیا²⁴، ہانگ کانگ²⁵ اور چلی²⁶ میں حکومت مخالفین مظاہرین کو منتشر کرنا اور بعض واقعات میں طاقت کے بے جا استعمال کے دعوے۔

- سیاسی مخالفین کو دبانے کے لیے اجتماعات اور اظہار رائے پر پابندیوں کا اطلاق:
- یوگینڈا²⁷ میں سیاسی آزادیوں کو دبانے کے لیے امن و امان کے انصرام کے قانون کا استعمال؛
- غلط معلومات کو روکنے کی آڑ میں وباء پر حکومتی رد عمل پر تنقید کرنے والے گروہوں کی آواز کو دبانے کے لیے 'جھوٹی خبروں کے خلاف' قوانین کا استعمال۔ نمایاں مثالوں میں تھائی لینڈ²⁸، انڈونیشیا²⁹ اور مراکش³⁰ شامل ہیں؛
- اردن³¹، مصر³² اور چین³³ میں سرکاری طور پر فراہم کی گئیں معلومات کو درپیش چیلنجوں کی روشنی میں پولیس کی آزادی کی تمنیخ۔

<https://www.independent.co.uk/news/world/asia/coronavirus-phillippines-lockdown-curfew-dog-cages-latest-a9427621.html> 18

<https://www.straitstimes.com/singapore/coronavirus-4-work-pass-holders-repatriated-and-6-employers-suspended-from-work-pass> 19

<https://www.theguardian.com/world/2020/mar/28/south-africa-police-rubber-bullets-shoppers-covid-19-lockdown> 20

<https://www.aljazeera.com/news/2020/03/kenya-police-fire-excessive-force-curfew-begins-200328101357933.html> 21

<https://www.al-monitor.com/pulse/originals/2020/03/lebanon-protests-coronavirus-support-poor-economy.html> 22

<https://www.france24.com/en/20200318-anti-government-protests-thwarted-as-algeria-bans-street-marches-over-coronavirus> 23

<https://www.reuters.com/article/us-health-coronavirus-southasia-protest/indian-police-clear-out-anti-government-protest-citing-coronavirus-idUSKBN21B0FW> 24

<https://www.scmp.com/video/hong-kong/3064579/coronavirus-hong-kong-anti-government-protests-and-violent-clashes-return> 25

<https://www.nytimes.com/reuters/2020/03/18/world/americas/18reuters-health-coronavirus-chile.html> 26

<https://www.theguardian.com/commentisfree/2020/mar/29/coronavirus-uganda-used-to-lockdowns-poor-healthcare-but-we-are-terrified> 27

<https://www.hrw.org/news/2020/03/25/thailand-covid-19-clampdown-free-speech> 28

<https://www.voanews.com/east-asia-pacific/indonesian-police-intensify-crackdown-fake-news> 29

<https://uk.reuters.com/article/uk-health-coronavirus-morocco/morocco-makes-a-dozen-arrests-over-coronavirus-fake-news-idUKKBN2162EA> 30

<https://www.canberratimes.com.au/story/6684315/virus-wary-jordan-bans-newspaper-printing/?cs=14232> 31

<https://www.aljazeera.com/news/2020/03/egypt-expels-guardian-reporter-challenging-coronavirus-count-200326163435427.html> 32

<https://www.theguardian.com/media/2020/mar/24/us-newspapers-appeal-to-china-not-to-expel-their-reporters> 33

- انتیازی یا جابرانہ پالیسیاں اپنا کر عوامی خدشات کو بڑھا دینا یا خبروں میں کوویڈ 19 کے غلصے کو چھپانا:
- امریکا کا کوویڈ 19 کی ضرورت کے تحت تارکین وطن کے حوالے سے ایک رجعت پسندانہ ایجنڈا اپنانا³⁴، تولیدی حقوق میں تخفیف کرنا³⁵، اور ماحولیات سے متعلق ضوابط کو معطل کرنا۔³⁶
 - ہنگری کی انتظامیہ کا عدلیہ کے اثر و رسوخ اور سول سوسائٹی کی حکومت کو جوابدہ بنانے کی قابلیت کو کم کرنا؛³⁷
 - اسرائیل³⁸ اور رومانیہ³⁹ میں سیاسی قائدین کا سابقہ غلط رویوں کی جوابدہی سے بچ جانا؛
 - کولمبیا میں ریاست و باء کو جواز بنا کر انسانی حقوق کے دفاع کاروں کے تحفظ سے دستبردار ہو گئی۔⁴⁰

6. اقدامات کا انتیازی اطلاق یا اثر

ہم ابھی سے یہ دیکھ سکتے ہیں کہ کوویڈ 19 خاص اور مکمل طور پر غریب اور محروم افراد کو متاثر کرتا ہے۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں۔ حکومتی اقدامات میں اس بات کا خیال رکھا جانا چاہئے کہ ایسے قوانین جو بظاہر غیر جانبدارانہ دکھائی دیتے ہیں انتیازی اثرات کا باعث بنتے ہیں۔ اس بات کو بھی تسلیم کرنے کی ضرورت ہے کہ بعض ممالک میں کیے گئے اقدامات کے اثرات بالکل مختلف ہوں گے جس کی وجہ وہاں کے مختلف سماجی-معاشی اور سیاسی حالات ہیں۔ حکومت کو اقدامات کرتے وقت اس بات سے بھی واقف ہونا چاہئے کہ کوویڈ 19 کے خلاف 'جنگ' میں فنڈز کی تخصیص سے متعلق فیصلے بذات خود محروم اور پسماندہ طبقات کے انسانی حقوق پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

یہاں بنیادی قانونی ذمہ داری یہ ہے کہ ہنگامی اقدامات کرتے وقت عدم انتیاز کے رواجی قانونی اصول کا احترام کیا جائے، تاکہ چاہے یہ متناسب اور ضروری ہی کیوں نہ ہوں یہ بالواسطہ طور پر مخصوص برادریوں کے خلاف انتیازی سلوک کا باعث نہ بنیں۔ اس کا خطرہ خاص طور پر وہاں ہوتا ہے جب افراد یا برادریاں حقوق سے محرومی کا سامنا کرتے ہیں یا جہاں ان کی حیثیت جو انہیں معاشی طور پر حقوق سے محروم رکھتی ہے دیگر حقوق کے حصول میں باہم منحصر اثرات مرتب کرتی ہے۔ سول سوسائٹی ان برادریوں کے مخصوص خدشات کا جائزہ لے سکتی ہے اور یہی ان کی ایڈووکیسی کی بنیاد بن سکتی ہے۔

خاص طور پر غیر محفوظ برادریوں کو لاحق خطرات نیچے بیان کیے گئے ہیں:

- 6.1. بے گھر آبادیاں
- لاک ڈاؤن سے متعلق اقدامات غریب اور بے گھر افراد کے لیے شدید نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں جن کا مرض میں مبتلا ہونا کا بھی خدشہ ہے:
- بے گھر آبادیوں کے انصرام کے روایتی ذرائع زبرد باؤ آ سکتے ہیں۔ یا وہ کوویڈ 19 سے متعلق منظور شدہ اقدامات کے غیر مطابق ہو سکتے ہیں؛⁴¹

³⁴ <https://www.nytimes.com/2020/03/20/us/politics/trump-border-coronavirus.html>

³⁵ <https://thehill.com/regulation/court-battles/490247-judge-blocks-texas-from-banning-abortion-as-part-of-coronavirus>

³⁶ <https://www.amnesty.org.uk/press-releases/usa-trump-cynically-abusing-coronavirus-crisis-suspend-environmental-regulations>

³⁷ <https://www.hrw.org/the-day-in-human-rights/2020/03/26>

³⁸ <https://www.euronews.com/2020/03/19/israel-is-no-longer-a-democracy-netanyahu-accused-of-exploiting-coronavirus-to-save-caree>

³⁹ <https://www.dw.com/en/romanian-lawmakers-reinstate-pm-orban-amid-coronavirus-fears/a-52775071>

⁴⁰ <https://www.amnesty.org/en/latest/news/2020/03/colombia-medidas-contra-covid19-desatender-proteccion-personas-defensoras/>

- جہاں باقاعدہ آمدن تک رسائی کی کمی نگہداشت صحت تک رسائی میں مزاحمت کرتی ہے (یاد رہے حقیقت کسی کو رسائی کے مکمل طور پر ناقابل بناتی ہے)، تو ایسے افراد بے مثل طور پر اس مرض کا شکار ہو سکتے ہیں؛⁴²
- جہاں ان عوامل کے نتیجے میں بے گھر افراد کو قوت مدافعت پر اثر انداز ہونے والی دیگر خطرات (جیسے کہ ایچ آئی وی) کی زیادہ بلند شرح کا سامنا ہو وہاں مخصوص خطرات جنم لیتے ہیں؛⁴³

6.2 مستقل نقل مکانی کا درجہ نہ رکھنے والے افراد:

- کوویڈ 19 کا مقابلہ کرنے کے لیے کیے گئے اقدامات نقل مکانی کرنے والی آبادیوں کے لیے مزید مشکلات کا باعث بن سکتے ہیں اور ان کے غیر مناسب نتائج برآمد ہو سکتے ہیں:
- لاک ڈاؤن سے متعلق اقدامات تارکین وطن مہجرت کے بڑے پیمانے پر اخراج کا باعث بن سکتے ہیں جس سے تارکین وطن محنت کو اضافی دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، نیز اس سے وباء کے پھیلاؤ کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے؛⁴⁴
- ایسے کئی تارکین وطن جنہیں برطانیہ کی قومی ہیلتھ سروس کے تحت بنیادی ملازمین کا درجہ نہیں دیا گیا محکمہ داخلہ کے معاندانہ ماحول کے تحت ریاستی معاونت سے محروم رہتے ہیں؛⁴⁵
- لبنان میں ٹیسٹنگ تک رسائی کو ضروری دستاویزات سے منسلک کرنے سے تارکین وطن محنت کش ٹیسٹنگ کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں؛⁴⁶

6.3 کوویڈ 19 سے متعلق اقدامات کے صنف پر مبنی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں:

- کوویڈ 19 کے ہنگامی تناظر میں کیے گئے جامع اقدامات کے باوجود، درحقیقت، بعض اقدامات کے خواتین پر غیر معمولی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں:
- خواتین کو سماجی نگہداشت اور نرسنگ کی ملازمت ملنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ یہ ایسے شعبے ہیں جن میں عام طور پر کم اجرت دی جاتی ہے اور ان میں وباء سے متاثر ہونے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے؛⁴⁷
- لاک ڈاؤن اور قومی قرنطینہ کا خواتین پر نگہداشت کا اضافی بوجھ پڑ سکتا ہے، خاص طور پر نگہداشت کرنے والی خواتین اور شریک حیات کے بغیر خواتین پر۔⁴⁸
- بہت سی خواتین اپنے تشدد شوہروں کے ساتھ گھر پر رہنے پر مجبور ہیں جس کی وجہ سے لاک ڈاؤن کے دوران گھریلو تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے⁴⁹ چونکہ خواتین کی پناہ گاہیں ایسے اقدامات اپناتی ہیں جو سماجی فاصلے سے متعلق اقدامات سے مطابقت رکھتے ہوں۔⁵⁰

<https://uk.reuters.com/article/us-health-coronavirus-usa-homeless/coronavirus-weighs-on-strained-american-system-to-care-for-homeless-idUKKBN20Z1CH>⁴¹

<https://www.economist.com/leaders/2020/03/26/the-coronavirus-could-devastate-poor-countries>⁴²

<https://news.sky.com/story/coronavirus-reaches-african-continent-and-threatens-to-overwhelm-it-11961070>⁴³

<https://english.alarabiya.net/en/News/world/2020/03/25/Coronavirus-Thailand-lockdown-pushes-60-000-migrant-workers-to-leave-Official>⁴⁴

<https://www.theguardian.com/commentisfree/2020/mar/30/hostile-environment-covonavirus-crisis-britain-migrants>⁴⁵

<https://www.aljazeera.com/news/2020/03/undocumented-struggle-access-coronavirus-tests-lebanon-200328114859620.html>⁴⁶

<https://www.theguardian.com/world/2020/mar/29/low-paid-women-in-uk-at-high-risk-of-coronavirus-exposure>⁴⁷

<https://www.theatlantic.com/international/archive/2020/03/feminism-womens-rights-coronavirus-covid19/608302/>⁴⁸

<https://www.france24.com/en/20200328-fears-of-domestic-violence-rise-as-millions-confined-over-virus>⁴⁹

- سیکس ور کرز، جو عام طور پر خواتین ہوتی ہیں، کے استحصال کا زیادہ امکان ہوتا ہے کیونکہ انہیں زیادہ خطرناک حالات میں دھکیل دیا جاتا ہے⁵¹ اور وہ دیگر صنعتوں جیسی نمائندگی نہیں رکھتیں کہ وہ صحت عامہ کی پالیسی پر اثر انداز ہو سکیں۔⁵²

6.4 معذوری کا شکار برادر باں:

- کوویڈ 19 کے نتیجے میں لگائی گئی پابندیاں، بشمول نظام صحت میں وسائل کی تخصیص کا مطلب یہ ہے کہ محروم ترین طبقات کو کم معیار کی نگہداشت ملے جو ان کے تحفظ اور انہیں محفوظ رکھنے کے لیے ناکافی ہو:
- برطانیہ کے نئے ہنگامی اختیارات کی روشنی میں ذہنی اور جسمانی طور پر معذور افراد کے لیے دستیاب حفاظتی اقدامات اور خدمات بے سود ثابت ہو سکتی ہیں؛⁵³
- یونان میں معذوری یا صحت کی پیچیدہ صورت حال کا شکار بہت سے مہاجرین سماجی فاصلے سے متعلق اقدامات پر عمل کرنے سے قاصر ہیں۔⁵⁴
- برطانیہ⁵⁵ اور امریکا⁵⁶ میں حکومتی اقدامات کو اس بناء پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا کہ ان میں کورونا وائرس کے معذوری کا شکار افراد پر اثرات کا مناسب خیال نہیں رکھا گیا۔

6.5 مہاجرین اور سنگین انسانی بحران سے دوچار علاقوں میں رہنے والے افراد:

- حقوق کے باہم منحصر ہونے کا بلاواسطہ ترین اظہار اس تناظر میں ہوتا ہے، جہاں شدید مشکلات اور انسانی بحران (بشمول خوراک، پانی اور نگہداشت صحت کی کمی) کا سامنا کرنے والے افراد کا کوویڈ 19 کے تحت بے شمار مشکلات سے دوچار ہونے کا خطرہ شدید تر ہو جاتا ہے، جبکہ ان کی محرومی کی صورت حال انہیں انسدادی تدابیر اختیار کرنے کے ناقابل بناتی ہے:
- کورونا وائرس جنگ زدہ علاقوں میں رہنے والے افراد کو شدید خطرات سے دوچار کرتا ہے جہاں خوراک اور صحت کی صورت حال پہلے ہی بہت خراب ہے، جیسے کہ شام⁵⁷، یمن⁵⁸ اور جنوبی سوڈان⁵⁹ میں۔
- بے دخل ہونے والی مہاجر آبادیاں، جو دنیا بھر میں موجود ہیں، روابط کی کمی کی وجہ سے صحت کے نظام ہائے کار نہ رکھنے کی بناء پر خاص طور پر خطرات سے دوچار ہوتی ہیں۔⁶⁰

6.6 زیر حراست برادر باں:

- دنیا بھر میں قیدی اور زیر حراست افراد اپنی حراست کی بناء پر واء سے متاثر ہونے اور نگہداشت صحت کے مناسب انتظامات کی کمی کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں:

<https://www.independent.co.uk/news/uk/home-news/coronavirus-domestic-abuse-women-refuge-shelter-uk-a9424791.html> ⁵⁰

<https://www.buzzfeednews.com/article/otilliesteadman/coronavirus-sex-workers> ⁵¹

<https://www.pinknews.co.uk/2020/03/27/sex-work-coronavirus-english-collective-prostitutes-decriminalisation-workers-rights-safety/> ⁵²

<https://www.bbc.co.uk/news/uk-politics-52036355> ⁵³

<https://time.com/5806577/coronavirus-refugees/> ⁵⁴

<https://www.hrw.org/news/2020/03/26/uk-covid-19-law-puts-rights-people-disabilities-risk> ⁵⁵

<https://thehill.com/policy/healthcare/489685-disabled-advocates-warn-coronavirus-stimulus-does-not-address-pandemics> ⁵⁶

<https://www.aljazeera.com/news/2020/03/war-torn-syria-braces-lockdown-virus-case-200323145356045.html> ⁵⁷

<https://uk.reuters.com/article/uk-health-coronavirus-yemen/weakened-by-war-and-hunger-yemen-braces-for-coronavirus-idUKKBN21530B> ⁵⁸

<https://www.africanews.com/2020/03/27/coronavirus-south-sudan-covid19-outbreak-likely-impact-on-markets-and-food-security-in-south-sudan/> ⁵⁹

<https://foreignpolicy.com/2020/03/27/coronavirus-refugee-health-pandemic-unhcr/> ⁶⁰

- امریکا بھر میں آئی سی ای مراکز میں موجود تارکین وطن قیدی، نیز برطانیہ بھر میں موجود حراستی مراکز⁶¹ انتظامی قید و بند کی وجہ سے وباء کے شدید تر خطرے سے دوچار ہیں؛⁶²
- کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے خوف کے باعث ایران⁶³، برازیل⁶⁴، وینزویلا⁶⁵ اور اٹلی⁶⁶ سمیت دیگر مقامات پر جیلوں میں فسادات برپا ہوئے۔

7 سیاق و سباق کے حامل اقدامات کی اہمیت

کسی ایک ملک میں وضع کی گئیں کوویڈ 19 پالیسیوں کا بنا سوچے سمجھے دیگر سیاق و سباق پر اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے ممالک جہاں معیشت کا ایک بڑا حصہ غیر رسمی محنت کشوں (جیسے کہ انڈیا⁶⁷ اور لاطینی امریکا⁶⁸ میں) پر مشتمل ہے انہیں لاک ڈاؤن کے یورپی فریم ورک کے تحت نہیں رکھا جاسکتا۔ اپنے گھروالوں سے دور، خلیجی ممالک میں موجود ہزاروں تارکین وطن محنت کش لاک ڈاؤن کی وجہ سے غلیظ اور پرہجوم حالات میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔⁶⁹

ایسے غیر متناسب اور بنا سوچے سمجھے کیے گئے اقدامات سماجی عدم اتصال کا باعث بنتے ہیں اور یہ انسانی حقوق کی سنگین تر خلاف ورزیوں پر منتج ہو سکتے ہیں چونکہ ریاستیں مستقبل کی بے اطمینانی کے خاتمے کے لیے ظالمانہ اقدامات کی جانب مائل ہوتی ہیں۔ اسی طرح، حقوق کو محدود کرنے والی موجودہ پالیسیاں — جیسے کہ بنگلادیش، انڈیا، ایتھوپیا اور میانمار میں انٹرنیٹ کی بندش⁷⁰۔ ضروری معلومات اور خدمات میں رکاوٹ پیدا کر کے کمیونٹی کی اثر پذیری کو روکنے کا کام کرتی ہیں۔ آگے بڑھتے ہوئے، ضرورت اس بات کی ہے کہ حساس اور مقامی طور پر سے اثر پذیر پالیسیاں اپنائی جائیں جو شواہد پر مبنی ہوں اور ان میں پس منظر کو مد نظر رکھا جائے۔ یہاں سول سوسائٹی کی تنظیموں کا کردار کلیدی ثابت ہو سکتا ہے۔ سول سوسائٹی کی تنظیموں کو، جہاں ممکن ہو، مناسب پالیسیوں کی تشکیل کے عمل میں شامل کیا جائے۔ سول سوسائٹی کو ان افراد کی شناخت اور معاونت کرنی چاہیے جو اقدامات کے اثرات سے سب سے زیادہ غیر محفوظ ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ان حالات میں سول سوسائٹی کے کردار کو محدود نہ کیا جائے جب وہ صورتحال کا مقابلہ کرنے میں ایک اہم فریق ثابت ہو سکتی ہو۔ علاوہ ازیں، شہری گنجائش کی اہمیت کا احترام کیا جائے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ انتظامیہ کو دیے گئے وسیع اختیارات کا ناجائز استعمال نہ ہو۔

ترجمہ: پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق
رائٹس اینڈ سیکورٹی انٹرنیشنل کی جانب سے کوویڈ 19 سے انسانی حقوق کو لاحق خطرات سے متعلق شائع کی گئی راہنما دستاویز پر مبنی

<https://www.independent.co.uk/news/uk/home-news/coronavirus-prisons-immigration-removal-centres-health-release-labour-a9403306.html> 61

<https://www.theguardian.com/us-news/2020/mar/29/detainees-coronavirus-us-immigration-ice> 62

<https://www.aljazeera.com/news/2020/03/prison-riot-southern-iran-coronavirus-fears-200330110225199.html> 63

<https://metro.co.uk/2020/03/17/hundreds-inmates-escape-prison-coronavirus-riots-brazil-12410748/> 64

<https://www.elmundo.es/internacional/2020/03/19/5e72c06f21efa09a6a8b462a.html> 65

<https://www.dw.com/en/coronavirus-sets-italian-prison-ablaze/a-52742593> 66

<https://www.nytimes.com/2020/03/25/opinion/india-coronavirus-lockdown.html> 67

<https://www.brookings.edu/blog/order-from-chaos/2020/03/26/as-coronavirus-hits-latin-america-expect-serious-and-enduring-effects/> 68

<https://www.theguardian.com/global-development/2020/mar/20/covid-19-lockdown-turns-qatars-largest-migrant-camp-into-virtual-prison> 69

https://www.hrw.org/news/2020/03/31/end-internet-shutdowns-manage-covid-19?fbclid=IwAR07CoT_We_HC9zNmx-opjq8Z2rZr6hMlfruczN6qzRNMEA69aL_V61YAxM 70